

# پاکستان اور بھارت کے درمیان امن ابھی اور ہمیشہ کے لیے

## مشترکہ دستخطی مہم یکم جولائی تا 15 اگست 2017

پاکستان اور بھارت کی آزادی کے بعد سات دہائیوں میں خطے کے عوام نے تنازعات اور قیمتی جانوں کا ضیاع دیکھا ہے۔ عوام بالخصوص خواتین اور بچے تنازعات سے براہ راست متاثر ہوتے ہیں، بہت ہو چکا بد اعتمادی اور کشیدگی کی فضا کو اب ختم ہونا چاہیے۔ موجودہ صورتحال: پاکستان اور بھارت کے درمیان کشیدگی میں موجودہ اضافہ امن پسند شہریوں کے لئے باعث تشویش ہے۔ پاپولر میڈیا اور سوشل میڈیا کے ذریعے کشیدگی کو ہوادی جا رہی ہے۔ سرحد کے دونوں جانب شدت پسندی کے مخالف، امن پسند طبقے کے لئے حالات کبھی اتنے دشوار نہ تھے۔

روزمرہ زندگی کے مسائل سے نبرد آزما خطے کی عوام جنگ مخالف جذبات رکھنے کے باوجود اس خوف اور کشمکش کا شکار ہیں کہ اس موضوع پر کھل کر اظہار خیال قومی مفاد سے غداری تصور نہ کی جائے۔ وہ وقت دوڑ نہیں جب سرحد کے دونوں جانب جنگی جنون پر تنقید غداری کہ مترادف سمجھا جائیگا۔

### کیا کیا جائے؟

موجودہ صورتحال اس بات کی متقاضی ہے کہ زندگی کے ہر شعبے سے تعلق رکھنے والے امن پسند شہری اور سول سوسائٹی خوف اور جبر کی اس فضا کو تبدیل کرنے کے لئے آواز بلند کریں، خاموشی کو توڑیں خطے میں امن کا قیام کا مطالبہ اور جنگی جنون کی پر زور مذمت کریں۔ کشیدگی کی فضا دونوں ممالک کی معیشت پر منفی اثرات مرتب کرتی ہے۔ بجٹ کا بہت کم حصہ تعلیم اور صحت پر خرچ کرنے کی صورت میں خط غربت سے نیچے زندگی گزرنے والی عوام قیمتی جانوں کے زیاں اور معاشی پریشانیوں کی شکل میں جنگ کی بڑی بھاری قیمت ادا کرتے ہیں۔

### کیا جنگ کی مخالفت اور امن و ترقی کا مطالبہ قومی مفاد سے غداری ہے؟

بھاری عسکری اخراجات دونوں ممالک کی عوام کے لئے نقصان دہ ہیں۔ اقوام متحدہ کے ترقیاتی پروگرام کے انسانی ترقی کے اشاروں کے مطابق پاکستان کی کل آبادی کا 21% اور بھارت کی کل آبادی کا 22.6% روزانہ 125 ڈالر (131 پاکستانی روپے) میں زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔ دوسری جانب دونوں ممالک کے دفاعی اخراجات میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ 1989 سے 2010 کی مدت کے دوران بھارت کا دفاعی بجٹ 20 بلین ڈالر سے بڑھ کر 45 بلین جب کہ پاکستان کا 5 بلین ڈالر سے تجاوز کر گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ 2012 میں بھارت نے اپنے مجموعی ملکی پیداوار (GDP) کا 2.5 فی صد جب کہ پاکستان نے 3.5 فی صد دفاع کی مد میں خرچ کیا۔ یہاں یہ با تقابل ذکر ہے کہ میں بھارت نے صحت کی مد میں صرف 1.4% جب کہ پاکستان نے 0.9% خرچ کیے۔ 2015-16 کے مالی سال کے دوران پاکستان کی حکومت نے دفاع کی مد میں 20% اور اور تعلیم پر صرف 2% خرچ کیے۔ بھارت میں یہ صورتحال زیادہ مختلف نہیں ہے۔ جوں دفاعی اخراجات میں اضافہ ہو رہا ہے صحت اور تعلیم کے لیے مختص رقم میں کمی آرہی ہے۔

چنانچہ بھارت اور پاکستان کی عوام مل کر ایک پرامن برصغیر کیلئے اس قرارداد کی توثیق کرتے ہیں اور اپنی حکومتوں سے درج ذیل مطالبہ کرتے ہیں:

1- بات چیت کا عمل بلا تعطل اور مستقل بنیادوں پر جاری رکھا جائے۔ ہم پاکستان اور بھارت کے عوام اپنی حکومتوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ دونوں ممالک کے درمیان بلا تعطل اور مستقل بنیادوں پر مذاکرات کو یقینی بنانے کے لئے ایک باقاعدہ ضابطہ کار وضع کیا جائے۔

2- س بات کو یقینی بنایا جائے کہ دونوں ممالک کے سیاسی رہنماء، سفارتکار اور رسول سرونٹس بین الاقوامی فورمز اور کثیرالاجہتی فورمز کے مواقع پر بات چیت کا عمل جاری رکھیں۔ (3) کشمیری عوام کی زندگیاں اور خواہشات مسئلہ کشمیر کے حل میں سب سے زیادہ فوقیت کی حامل ہیں لہذا تمام متعلقہ فریقوں کی شمولیت کے ذریعے بلا تعلق مذاکرات سے مسئلے کا فی الفور حل کیا جائے (4) 2003 میں کیے گئے جنگ بندی کے معاہدے پر عمل درآمد کیا جائے۔ (5) ایک دوسرے کے خلاف پراکسی جنگ، انسانی حقوق کی پامالی، سرحدوں پر دہشتگردی، ریاستی پشت پناہی سے ہونے والی دہشت گردی بشمول علیحدگی پسند تحریکوں اور ایک دوسرے کے خلاف تخریبی کارروائیوں میں ملوث گروہوں کی حمایت ترک کی جائے۔ (6) عوامی رابطوں کی حوصلہ افزائی کریں اور سفری پابندیوں میں نرمی کی جائے۔ (7) تجارتی اور اقتصادی روابط اور ثقافتی تبادلوں میں اضافہ کیا جائے۔

علاوہ ازیں ہم عہد کرتے ہیں کہ غیر جانبدار نہ رپورٹنگ کے اصولوں کی پاسداری کریں گے۔ میڈیا ہاؤسز سے درخواست ہے کہ بحث و مباحثہ کے پروگراموں میں عسکریت پسندی کے بڑھتے ہوئے رجحان کی حوصلہ شکنی کریں۔ ہمیں ذمہ داری سے کام لیتے ہوئے ایسی نفرت انگیز تقاریر کو نشر کرنے سے گریز کرنا چاہیے جس سے دونوں طرف کے عوام کے درمیان نفرت بڑھے۔

## اب تک موصول ہونی والی تائید

پاکستان اور بھارت کی عوام کی طرف سے مطالبات کا یہ متن WhatsApp پر Peacemongers ایک گروپ نے اب تک دونوں ممالک کے نوسو سے زائد نمایاں شخصیات کی توثیق حاصل کی ہے۔ چند ممتاز افراد کے نام درج ذیل ہیں: بھارتی فوج کے ریٹائرڈ افسران: سابق چیف نیول اسٹاف ایڈمرل رام داس، ایئر وائس مارشل کپل کاک، جنرل ٹیچ کول، کرنل این این بھائیہ، نیوی کپتان جوگندر سنگھ، نیوی سی ڈی اٹل بھارت راج، وائس ایڈمرل مدن جیت سنگھ، کرنل عبدالرسول خان، کرنل دریندر ساہی وراما، سکوارڈن لیڈر انیل سہگل۔

ریٹائرڈ پاکستانی فوجی افسران: جنرل طلعت مسعود، جنرل محمود درانی، جنرل ہمایوں بنگلش، ایئر وائس شہزاد چوہدری، لپٹیننٹ کرنل نادر علی، بریگیڈیئر راؤ، عابد حمید

سیاست دان: مانی شنکر، عمر عبداللہ، سلمان انیس، افریاب خٹک، اشرف جہانگیر، حاصل بزنجو۔  
بھارتی فلم شخصیات: مہیش بھٹ، نندینا داس، نصیر الدین شاہ، راہول رائے، آند پٹوردن، راکیش شرما، صبادیوان  
پاکستانی اداکار اور ہدایتکار: جمال شاہ، صبا حمید، شمینہ احمد، سرد سلطان کھوسٹ  
تاریخ دان: کے این پیرکار، اماچکرورتی، مبارک علی، عائشہ جلال۔

انسانی حقوق کے نمائندے: عاصمہ جہانگیر، ہریش مندر، اردن رائے، سندھ پانڈے  
شاعر اور ادیب: فہمیدہ ریاض، گلزار، مکلا بھاسن، عادل جسوال، کے سچید آنند، کشور ناہید، بیناسر کاراپیلیس، حارث خلیق  
گلوکار، آرٹسٹ: سباش مکدل، ٹی ایم کرشنا، راہول رام (انڈین اوٹین)، سکنتلا نراسمہان، سلمان احمد (جنون)، مکال حسن، تیمور رحمن (لال بینڈ)، اریب اظہر، سیف سمجو (اسکیچز) اور شہوار علی خان۔